رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُل اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا | اب گیا وقت

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

اور کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست

مدینۃ المسیح - حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں
نظم
اخبار احمدیہ
غیر مبایعین سٹر گا
ہندو مسلم اتحاد کی حقیقت
حریت و مساوات نمبر ۵
مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی کی ... نمبری
تاویل حدیث یدفن معی فی قبری
احمدی امور ذبح البقر
سالانہ جلسہ کے لئے آٹا
روغن زرد کے متعلق اطلاع
بیرونی خط۔ اشتہارات

ایڈیٹر:- غلام نبی۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۱۶ | مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۲۱ء | دو شنبہ | مطابق ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

ان ایام میں کئی ایک اصحاب مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔

احباب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور حضور کے اہل بیت کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت بخشے۔ اور اپنی حفاظت میں رکھے

معلوم ہوا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے عید اضحی کے موقعہ پر قادیان کے غربا کی طرف سے قربانی کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ چندروز کی حضرت اقدس کی ڈائری ارسال ہے۔

مورخہ ۱۷ کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ بعد نماز عصر حضور سیر کو تشریف لیگئے۔ واپسی کے وقت بارش بہت تیز شروع ہو گئی۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کو بہت تیز بخار رہا اور بہت گھبراہٹ اور بے چینی رہی۔

مورخہ ۱۸ کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی تمام دن بہت تیز بارش ہوتی رہی۔ اسلئے حضور سیر کو تشریف نہ لیجا سکے۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کو کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ انہیں بہت کمزوری اور نقاہت ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مورخہ ۱۹ کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ گیارہ بجے صبح کھانا کھانے کے بعد حضور ایک گھنٹہ تک گفتگو فرماتے رہے۔ فرمایا۔ حدیث الا لیبلغ الشاہد الغائب فرب مبلغ اوعی من سامع میں گو ایک خاص بات کے متعلق ارشاد تھا۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ عام حکم ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر خوب عمل کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلی ہوئی چھوٹی سے چھوٹی اور معمولی سے معمولی بات کو بھی انھوں نے دوسروں تک پہنچا دیا۔ مثلاً یہ بات بھی کہ ایک دفعہ حضرت نبی کریم شوربہ میں کدو کے ٹکڑے تلاش فرما رہے تھے۔ ایک صحابی نے روایت کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب

میں ایسی حدیث کو پڑھتا ہوں۔ تو مجھ پر دوہرا اثر ہوتا ہے۔ ایک تو آنحضرت صلعم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ اور ان کا تصور بندھ جاتا ہے۔ اور اس طرح حضور کا روحانی اثر دل پر پڑتا ہے۔ دوسرے کہ راوی کی حضرت نبی کریم صلعم کے ساتھ کمال محبت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس سے بھی محبت ہوتی ہے۔

احادیث میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک ہی بات مختلف راویوں سے مروی ہے۔ اور بعض اوقات الفاظ بھی ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ مگر ان کا اثر مختلف قسم کے آدمیوں پر مختلف وقتوں میں مختلف ہوتا ہے۔ اور یہ ضروری ہوتا ہے جس طرح اگر کہا جائے کہ نماز پڑھو بعض دفعہ یہ اتفاق کے ماتحت۔ کہا جاتا ہے۔ بعض دفعہ جذبہ کے ماتحت اور بعض دفعہ محبت کے ماتحت۔ الغرض مختلف وقتوں میں مختلف حالات کے ماتحت کوئی نصیحت ہوتی ہے۔ اسلئے اثر بھی مختلف ہوتا ہے۔

پھر فرمایا۔ صحابہ کے دماغ عجیب تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے وہ کاپیاں پنسلیں لیکر آنحضرت صلعم کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ موجودہ زمانہ کے لوگ تو ایک چوتھائی حصہ بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ یہ موجودہ تعلیم کا اثر ہے۔ اس کے بعد حضور نماز جمعہ کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کو بخار سے افاقہ رہا۔ مگر کمزوری بدستور رہی۔

۲۰۔ اگست تمام دن حضور کو سر درد کا شدید دورہ رہا۔ اسلئے حضور باہر تشریف نہ لاسکے۔ حضور کو بہت نقاہت اور کمزوری ہو گئی۔ شام کے قریب اور رات پھر حضور کو کچھ افاقہ رہا۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کی طبیعت تمام دن اچھی رہی۔ مگر رات کو پھر بخار ہو گیا۔

مورخہ ۲۱۔ اگست۔ حضور کو صبح سے پھر سر درد کا دورہ شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو خطوط معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب سری نگر کشمیر ہی لکھے جائیں۔ کوئی اور پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ خاکسار سید محمود اللہ شاہ

افکار گوہر

(از جناب ذوالفقار علیخان صاحب گوہر رامپوری)

اسکو بخل بخل نا تھے وہ کرتے ہی رہے
آفریں اہل وفا پر ہے کہ مرتے ہی رہے

مل گئے خاک میں بیمار محبت لیکن
آپ عیادت کے لئے روز سنورتے ہی رہے

آستیں، دامن و خنجر نے گواہی دیدی
قتل ناحق سے وہ اپر بھی مکرتے ہی رہے

نہ رکے بحر محبت کے شناور نہ رکے
روز طوفان بلا سر سے گذرتے ہی رہے

ہو گیا عیسیٰ موعود محمد نازل
منتظر جن کے ہیں نادان وہ اترتے ہی رہے

دب گیا جوش تمنا نے ستمگر آخر
مرے ارمان وفا دل میں ابھرتے ہی رہے

تا دم مرگ بھی ارباب وفا سے قاتل
دم تیری تیغ جفا کیش کا بھرتے ہی رہے

ان کے گیسو نہیں اب شانہ کی بس کے گوہر
ہم بناتے رہے جتنا وہ بکھرتے ہی رہے

اخبار احمدیہ

طبابت پیشہ اور مدرس احمدی احباب توجہ فرمائیں

اگر کوئی طبابت پیشہ احمدی بھائی جو اس علاقہ میں طبابت کرنا چاہیں یا مدرس جن کے پاس ٹریننگ کلاس ج۔ وی۔ ایس۔ وی۔ وغیرہ کی سند ہو۔ اور ملازمت کے خواہشمند ہوں تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ یہاں طبابت پیشہ بھائی کے لئے تبلیغ اور آمد کا اچھا موقع ہے۔

خاکسار غلام نبی سکرٹری انجمن احمدیہ اٹک ہڈوال ضلع

درخواست اخبار

لویریوالہ ڈاکخانہ سوہدرہ تحصیل وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ کی جماعت کے سکرٹری غربت کی وجہ سے اخبار نہیں خرید سکتے انھیں اخبار کی بہت ضرورت ہے۔ کوئی بھائی ان کے نام اخبار جاری کرا دیں۔

احباب کا پتہ مطلوب ہے

اس علاقہ میں اگر کوئی احمدی ہو۔ تو مطلع فرمادیں۔ تاکہ ان سے مل کر تبلیغ کیا جائے۔ عطاء دین۔ ویٹرنری اسسٹنٹ ۴۴ توپخانہ کوہاٹ پر بیا

ولادت

مورخہ ۹۔ اگست ۱۹۲۱ء بروز منگل عاجز کے گھر اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ ملتمس ہوں کہ مولود مسعود کے حق میں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسکو عمر دراز اور خادم دین بنائے۔

خاکسار خیر محمد۔ بازار چوڑیاں۔ ڈیرہ نانک۔

درخواست دعا

سب بھائی احقر کی دین و دنیا میں کامیابی اور مفلسی سے رہائی کے لئے للہ درد دل سے دعا فرماویں۔

محمد ولی احمدی۔ ریلوے بنگلہ ۱۶ جیکب آباد۔

تمام برادران سلسلہ حقہ احمدیہ سے استدعا ہے کہ بندہ کے لئے دعا فرماویں۔ کہ مولا کریم میری کمزور حالت پر رحم فرماتے۔ اور مجھے روحانی و جسمانی کامل صحت بخشے۔ اور دین و دنیا میں ترقیات عطا فرمائے۔

خاکسار محمد عبد الرحمن اجینٹ کلارک۔

میری اہلیہ چند یوم سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ عاجز محمد سعید کلارک کمیل کور کیمپ چھاؤنی لاہور۔

میں عرصہ تک بے روز گار رہنے کے سبب مقروض ہو گیا ہوں۔ اب بفضلہ روز گار نصیب ہوا ہے۔ لہذا احباب سے التجا ہے۔ کہ سبکدوشی قرض اور ترقی روز گار کیلئے خاص طور سے دعا فرماتے رہیں۔

خاکسار محمد رونق حسن خان احمدی۔ شاہجہانپوری

میرے اور میری بال بچوں کیلئے اصحاب خصوصیت بارگاہ الٰہی میں دعا فرماویں کہ خداوند کریم دین و دنیا میں ابتری کیساتھ اور مخالفوں کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ غلام احمد ٹیلیگرافسٹ گوجرانوالہ۔

ہم احباب سے رفع مشکلات دینی و دنیاوی دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ عزیز احمد علی احمد جالندھری

احمدی احباب سے درخواست دعا ہے کہ عاجز کی کامیابی کیلئے دعا فرماویں۔ عاجز محبوب علی شاہ احمدی۔ فارسٹ گارڈ علاقہ لانڈی کوتل

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۲۱ء

غیر مبائعین مسٹر گاندھی کے پیچھے

پیغام ۳ اگست کے پرچہ میں شائع ہوا ہے:۔

"یہ مثل مشہور ہے اک ایک اور دو گیارہ جو کام میاں محمود احمد صاحب اکیلے کر سکتے ہیں یا مہاتما گاندھی صاحب جو کچھ اکیلے سمجھ رکھتے ہیں۔ اگر یہ ہر دو صاحب باہم ملکر کام کریں۔ اور ان کے ساتھ علی برادران مولانا ابو الکلام آزاد اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے سنہری دو کڑا بھی شامل ہوجاویں۔ تو وہ نور" علیٰ نور ہو سکتے ہیں"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ مسٹر گاندھی کے ساتھ ملکر کام کر سکتے ہیں یا نہیں۔ یہ تو ایسا سوال ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ اور مسٹر گاندھی کے طرز عمل کو سامنے رکھتے ہوئے اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں۔ علی برادران اور مولوی ابو الکلام صاحب پہلے ہی مسٹر گاندھی کے ساتھ ہیں۔ ان کے متعلق بھی پیغام کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ رہے مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ان کو مسٹر گاندھی کے ساتھ ملکر کام کرنے کا مشورہ پیغام دے سکتا ہے۔ اور غالباً قبولیت کے آثار اور قرائن دیکھ کر ہی پیغام میں اس سوال کو اٹھایا گیا ہے۔

اگر مولوی محمد علی صاحب جو فد خلافت میں شامل ہو کر وائسرائے ہند کو اپنے مطالبات کے پورا نہ ہونے کی صورت میں وفادار نہ رہنے کی دھمکی دے سکتے ہیں تو اب جبکہ ان کے مطالبات پورے نہیں ہوئے وہ مسٹر گاندھی علی برادرز اور مولوی ابو الکلام کے ساتھ ملکر بھی کام کر سکتے ہیں۔ کہ ان کے بھی وہی مطالبات ہیں۔ پھر جب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ترکوں کی خلافت منصوصہ موعودہ ہے۔ تو وہ اس "خلافت منصوصہ" کی بحالی و حفاظت کے لئے ان لوگوں کے ساتھ مل سکتے ہیں۔ جن کا اٹھتے بیٹھتے یہی وظیفہ ہے کہ ہم خلافت ترکی کو جو ٹوٹ گئی ہے۔ دوبارہ قائم کرینگے۔

اسی طرح اگر خواجہ کمال الدین جب اول مرتبہ ہندوستان سے لنڈن پہنچ کر دھمکی آمیز کھلی چٹھیاں وزیر اعظم کے نام لکھ اور مسئلہ ترکیہ میں ڈراوا دے سکتے تھے تو اب بھی وہ خلافت ترکی کے حمایت کے لئے مل سکتے ہیں۔

پس مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب کے "مہاتما گاندھی" کے ساتھ ملکر کام کرنے میں کوئی روک نہیں ہے۔ سوائے ان کی بزدلی اور نامردی کے کہ وہ رہ رہ کر آگے قدم بڑھاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ بھی کچھ کریں۔ جو دوسرے لوگ مسٹر گاندھی کی راہ نمائی میں کر رہے ہیں۔ لیکن تھوڑی ہی دور چل کر ایسے بھٹکتے ہیں۔ کہ کچھ عرصہ تک ہوش میں ہی نہیں آتے پھر اٹھتے ہیں۔ مگر پھر یہی کیفیت ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اب کے وہ پختہ عزم و ارادہ اور پوری قوت و حوصلہ کے ساتھ کھڑا ہونا چاہتے ہیں۔ اور پیغام نے بھی یہ کہہ کر ان کی پیٹھ ٹھونکی ہے۔ کہ بس "مہاتما گاندھی" کے ساتھ صرف آپ کے مل کر کام کرنے کی دیر ہے۔ کہ سوراج فوراً حاصل ہو جائیگا۔ اور انگریز بیک بینی و دو گوش ہندوستان سے نکل جائیں گے۔

مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب سے ادھر تو یہ توقع ظاہر کی گئی ہے۔ اور ادھر پیغام نے غیر مبائعین کے مسٹر گاندھی کی پیروی کو اور ان کے پیچھے چلنے کی تحریک ہی کی ہے۔ اور نہ صرف تحریک کی ہے۔ بلکہ یہ بھی بتایا ہے۔ کہ پیروی شروع کردی گئی ہے۔ چنانچہ مسٹر گاندھی کی تازہ تحریک جو ممالک غیر کے کپڑوں کو ترک کر کے ہندوستان کا بنا ہوا کھدر پہننا یکم اگست سے جاری ہوئی ہے۔ اسکے متعلق پیغام ۳ اگست ۱۹۲۱ء لکھتا ہے کہ:۔

"یکم اگست سے کھدر پوشی کی تحریک شروع ہے۔ ہمارے بعض احباب نے بھی اس پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے مسلمان اور ہندو صاحبان متفقہ طور پر سودیشی اشیاء کے استعمال پر استقلال سے قائم ہوجائیں تو یورپ کے خداوندان دولت کے سر سے غرور کا بھوت اتر جائے۔ آنکھیں کھل جائیں اور لانے لینے کے دینے پڑ جائیں"

اس کے متعلق اول تو ہم پیغام اور پیغامیوں کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں کہ وہ منافقت کا پردہ اتار کر کھلم کھلا مسٹر گاندھی کے پیچھے چل پڑے ہیں۔ پھر یہ دریافت کرتے ہیں کہ پیغام کے وہ احباب جنہوں نے یکم اگست سے کھدر پوشی شروع کردی ہے۔ ان میں خود "امیر قوم" مولوی محمد علی صاحب بھی شامل ہیں یا نہیں۔ اور ان سے اس بارے میں استصواب کر لیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو وہ کس مرض کی دوا ہیں کیا انہی بجائے مسٹر گاندھی کو وہ اپنا امیر سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی تحریک کے مقابلہ میں مولوی محمد علی صاحب کی رائے اور عمل کو کوئی وقعت نہیں دیتے۔ ہاں اگر مولوی محمد علی صاحب نے خود کھدر پوشی شروع کر دی ہے۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو اس کا زور شور کے ساتھ اعلان ہونا چاہیئے تاکہ دور و نزدیک کے سب غیر مبائع اس پر عمل شروع کردیں۔ اور پیغام کی یہ آرزو بر آئے کہ "یورپ کے خداوندان دولت کے سر سے غرور کا بھوت اتر جائے آنکھیں کھل جائیں اور لینے کے دینے پڑ جائیں" ہمیں تعجب ہے کہ پیغام نے یورپ کی آنکھیں کھولنے والی اس حربہ پر متفقہ عمل کرنے کی تلقین ہندوستانیوں کو تو کی ہے۔ لیکن غیر مبائعین میں سے صرف "بعض احباب" کا اسپر عملدرآمد شروع کرنا کافی سمجھا ہے۔ حالانکہ اس کا فرض یہ تھا کہ تمام غیر مبائعین کو اس تحریک پر عمل کرنے کی پرزور تحریک کرتا۔

کیا پیغام ثابت کرسکے گا۔ کہ اسوقت تک غیر مبایعین کے کتنے "سکھ دہ" اصحاب نے سودیشی کی تحریک پر عمل درآمد شروع کیا ہے۔ اور باقیوں کو اس پر عمل کرانے کے لئے کیا کوشش کی گئی ہے یا کی جانیوالی ہے۔

اگر پیغام فی الواقع یہ سمجھتا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کی تحریک سودیشی پر عمل کرنے سے اہل یورپ کے سر سے غرور کا بھوت دور ہو سکتا ہے۔ ان کی اکڑ تحلیل ہو سکتی ہیں۔ اور ان کو لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں تو ایسے وقت میں جبکہ امیر پیغام کے نزدیک اہل یورپ نے خلافت ٹرکی کو نقصان پہنچا کر اور مقامات مقدسہ پر قبضہ کرکے اسلام میں دست اندازی کی ہے۔ ضرور اس کو کام میں لانا چاہیئے۔

دیکھئے پیغامیوں نے یہ تازہ قدم جو اٹھایا ہے اس پر وہ قائم رہ کر مسٹر گاندھی کے سچے پیرو ثابت ہوتے ہیں یا چند دن کے بعد پھسل جاتے ہیں۔

ہندو مسلم اتحاد کی حقیقت

۱۲ مارچ ۱۹۲۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک تقریر میں اس ہندو مسلم اتحاد کی حقیقت بتلاتے ہوئے جو ان دنوں بڑے زور و شور سے پیش کیا جاتا ہے۔ فرمایا تھا۔

"یہ لوگ (ہمارے مخالف) ہندو مسلم اتحاد کا دم بھرتے ہیں۔ مگر ان کے دل ایک دوسرے کے بغض سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہر میں اتفاق واتحاد کے گیت گاتے ہیں۔ مگر باطن میں ایک دوسرے کو بیخ و بُن سے اکھاڑ پھینکنے کے درپے ہو رہے ہیں۔ ہم سے بعض مسلمانوں نے جو بڑے اتحاد کے حامی ہیں۔ کہا کہ یہ تو پالیسی ہے۔ جب انگریز نکل گئے۔ تو ہم کابل کی مدد سے ہندوؤں کو اپنے ماتحت کرلینگے۔ اسی طرح چونکہ ہندو ہمیں ان سے الگ سمجھتے ہیں۔ اسلئے بعض خیالات ہم پر ظاہر کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ۲۲ کروڑ ہیں۔ انگریز جائیں پھر ہم ان مسلمانوں کو قابو کرلینگے۔ بیوج صلح کرتے ہیں۔ اور اس نیت سے گلے ملتے ہیں اور جو محبت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ اور ان کے دل میں اس قدر کپٹ ہے۔ وہ کب اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔"

(الفضل ۱۱ - اپریل ۱۹۲۱ء)

یہ جو کچھ بیان کیا گیا۔ واقعات اور حالات کے مطابق بیان کیا گیا۔ لیکن ممکن ہے۔ نام نہاد اتحاد کے متوالوں کو یقین نہ آئے۔ ایسے لوگوں کو ہم مسٹر محمد علی کے ان الفاظ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو انھوں نے حال میں اپنی لکھنؤ کی تقریر میں کہے اور جو یہ ہیں:۔

"گو برادرانہ اتحاد کے دعوے کئے جاتے ہیں مگر دلوں میں چور ہے۔ ہندو اپنے دل میں خوف زدہ ہیں کہ "سوراج" ہوا تو مسلمانوں کا راج ہو جائیگا۔ دوسری طرف مسلمان اپنی جگہ کانپ رہا ہے۔ کہ "سوراج" کے معنے "ہندو راج" کے ہیں۔ ریاضی کا ایک عقدہ ہے کہ دو سانپوں نے ایک دوسرے کو نگلنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ایک کا منہ دوسرے کے بلکہ ایک حلقہ بن گیا۔ جب اس قسم کا حلقہ ہمارے ملک میں ہندو مسلمانوں کی باہمی بدگمانی سے بن جائیگا۔ اسوقت کہیں ہماری مشکلات حل ہونگی" (ہمدم ۱۳- اگست)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ باوجود ادعائے اتفاق واتحاد جانبین ایک دوسرے سے مطمئن نہیں۔ اور نہ صرف مطمئن نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے خلاف سخت بدظن ہیں۔ اور منتظر ہیں۔ کہ موقعہ ملنے پر ایک دوسرے کو نابود کردیں۔ نیز مسٹر محمد علی کے نزدیک فریقین کی حیثیت دو سانپوں کی ہے جب تک یہ ایک حلقہ کی صورت نہ اختیار کرینگے اسوقت تک خطرہ دور نہیں ہو سکتا۔ اور اس طرح یہ اتحاد بیشے مانند بیچے دیگرے نے ماند کا پورا مصداق ہے کیا اس اتفاق و اتحاد پر اعتماد کیا جا سکتا ہے

غار ثور کا ساتھی

اسلامی لٹریچر میں خلفاء اربعہ کے اسماء گرامی حسب ذیل القاب سے ملقب کئے جاتے ہیں۔

حضرت ابوبکر رض "صدیق اکبر" حضرت عمر "فاروق اعظم" حضرت عثمان "غنی" حضرت علی "اسد اللہ الغالب" اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک لقب جس صفت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ صرف انہی میں پائی جاتی ہے۔ جن کو اس سے ملقب کیا جاتا ہے۔ دوسروں میں نہیں پائی جاتی مگر اسمیں شک نہیں کہ ان القاب سے خاص خاص صفات میں ممتاز ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ القاب اسقدر شہرت پا گئے ہیں کہ جب "صدیق اکبر" یا "فاروق اعظم" کہا جائیگا۔ تو فوراً ذہن حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی طرف ہی منتقل ہو گا۔ ۲۲ر جولائی کے اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" شائع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے:۔

"ہمکو وہ اخلاص اور جاں نثاری چاہیئے۔ جو غار ثور میں اسد اللہ الغالب نے دکھائی۔ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا"

غار ثور کے ساتھی حضرت ابوبکر رض ضرور اسد اللہ تھے کہ خطرے اور مصیبت کے وقت اور نازک حالت میں شجاعت دکھلاتے تھے۔ مگر آپ کا لقب اسد اللہ الغالب نہ تھا۔ اسد اللہ کا لقب صرف حضرت علی ہی کے لئے مخصوص ہے۔ اور وہ غار ثور کے ساتھی نہ تھے۔ مضمون نویس کو یا تو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار ثور میں کس نے حضور صلعم کی حفاظت کے خیال سے اپنی چادر کے ٹکڑے اور اپنی انگلیاں سانپوں کے بلوں میں ڈالدی تھیں۔ اور اگر پتہ ہے۔ تو دانستہ طور پر حضرت ابوبکر رض کی طرف اس لقب کو منسوب کرنا جو حضرت علی کا ہے اور بغیر تصریح کے ایسا کرنا ہمارے خیال میں ایک غلطی ہے۔ جس سے عوام کو صحیح واقعہ کے متعلق دھوکہ لگ سکتا ہے۔

اسلام اور حریت و مساوات

(۳)

خواجہ صاحب بغاوت کے حامی یہ عقیدہ کہ کتاب اللہ کے سوا کسی کے حکم کو ماننا یا اس کی اطاعت کرنا اربابًا من دون اللہ میں شامل ہے صریح طور پر بغاوت کا حامی ہے۔ کیونکہ بادشاہوں کی یا افسروں کی کتاب اللہ کے سوا اطاعت کرنا جب شرک ہوا۔ تو انکی اطاعت کرنی بھی منع ہوئی۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ کسی کی رعایا نہیں بننا چاہیئے۔ اول تو تعلیم قرآن مجید کے خلاف ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کہ جو تم پر بادشاہ ہوں انکی بھی اطاعت کرنی چاہیئے۔ منکم یعنی علیکم ہے جیسے ونصرناہ من القوم الذین کذبوا [illegible]

دوسرے اسکی تائید احادیث سے بھی ہوتی ہے کہ نبی کریم نے اولی الامر کی اطاعت کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی وصیت کی تھی کہ اولی الامر کی اطاعت کرنا جیسے فرمایا

"قال اوصیکم بتقوی اللہ عز وجل والسمع والطاعۃ وان تأمر علیکم عبد"

فرمایا میں تم پر تقوی اللہ کی وصیت کرتا ہوں اور سنکر اطاعت کرنیکی اگرچہ تم پر کوئی غلام ہی کیوں نہ حاکم ہو۔

پھر سلمہ بن یزید جعفی نے نبی کریم سے سوال کیا کہ "یا نبی اللہ ارأیت ان قامت علینا امراء یسألونا حقهم ویمنعونا حقنا فما تأمرنا فاعرض عنہ ثم سألہ فاعرض عنہ فجذبہ الاشعث بن قیس فقال اسمعوا واطیعوا" اے نبی اللہ فرمائیے اگر ہم پر ایسے اولی الامر ہوں کہ وہ اپنا حق تو ہم سے لے لیں لیکن ہمارے حقوق روک لیں اور نہ دیں۔ تو آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں ہم انکی اطاعت کریں یا نہ کریں۔ آپ نے اس سے اعراض کیا پھر اس نے پوچھا۔ پھر اسکو اشعث بن قیس نے کھینچا۔ تب آپ نے فرمایا۔ کہ انکی باتوں کو سنو اور اطاعت کرو۔

تیسرے سنا گیا ہے کہ خواجہ صاحب ملازم سرکار ہیں کیا وہ اپنے افسروں کے حکم بجا لایا کرتے ہیں۔ یا انکار کر دیا کرتے ہیں۔ عقیدہ تو انکا اسی بات کا مقتضی ہے۔ کہ وہ اپنے کسی افسر کے کسی حکم کو نہ بجا لایا کریں۔ جس کا کتاب اللہ میں ذکر نہ ہو۔

خواجہ صاحب کا نرالا منطق خواجہ صاحب چند آیات درج کرکے لکھتے ہیں۔

"آیات محولہ بالا سے واضح ہوتا ہے۔ متابعت کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو متابعت ہوائے نفس ہوگی۔ یا متابعت شریعت جو کتاب اللہ میں مذکور ہے۔ جو رسول کریم پر نازل ہوئی ...... اور یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ کتاب اللہ کے سوا کسی کی بات ماننا متابعت ہوائے نفس ہے"

کہتے ہیں ایک بھوکے سے کسی نے پوچھا۔ دو اور دو کتنے۔ اسنے جواب دیا۔ چار روٹیاں۔ اسی طرح کے خواجہ صاحب ہیں کہ یونہی بہت سی آیات لکھ دیتے ہیں۔ اور نتیجہ ان سے وہ نکالتے ہیں۔ جو ان کے دل میں ہوتا ہے۔ حالانکہ آیات سے وہ نہیں نکل سکتا آیات میں تو صرف اتنا ذکر ہے کہ اے مخاطب تو دوسرے لوگوں کی خواہشات کا پیرو مت بن جبکہ تیرے پاس حق آگیا ہے۔ اور تجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ جھوٹ پر ہیں۔ انکے پاس حق نہیں ہے۔ اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ کتاب اللہ کے سوا کسی کی بات نہ مانو۔ بعد اگر کتاب اللہ کے سوا دوسری سب اچھی باتیں جنکا ذکر قرآن مجید میں نہیں۔ اور وہ بواسطہ رسول کریم ہمیں معلوم ہوئی ہیں۔ ہوائے نفس ہیں تو کیا جب کتاب اللہ ابھی نازل نہیں ہوئی تھی۔ اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوائے نفس کی اتباع کیا کرتے تھے۔ یا وہ اتباع ہوائے نفس نہیں تھی۔ مگر کچھ اتباع ہوائے نفس تھی تو آپ نبی کیسے بنگئے۔ اور فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ کا چیلنج دینے کے کیا معنے ہونگے۔ اور اگر کہو کہ وہ اتباع ہوائے نفس نہیں تھی۔ تو معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کے سوا بھی ایسی باتیں ہیں۔ جو اتباع ہوائے نفس نہیں اور انبیاء کی اطاعت کا حکم دینے کی یہی وجہ ہے۔ کہ وہ اتباع ہوائے نفس نہیں کرتے۔ مگر کافر اور مشرک جو کہ اتباع ہوائے نفس کرتے ہیں۔ انکی اتباع سے منع کیا گیا۔

پھر خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

"میاں صاحب ممدوح کا یہ خیال کہ اگر حدیثیں وقتی حالات کے ماتحت ہیں۔ تو اسکے یہ معنی ہونگے۔ کہ رسول کریم کو زندگی بھر اسلام کی اصل تعلیم کے متعلق نہ کوئی بات کہنے کا موقع ملا اور نہ کسی حکم پر عمل کرنیکا" نرالا منطق ہے۔ رسول کریم پر قرآن زمانہ نبوت یعنی ۲۳ سال تک نازل ہوتا رہا۔ رسول کریم کتاب الٰہی کی ہی آیات پڑھکر سنایا کئے اسی کتاب کی تعلیم دیتے رہے"

یہ تو آپ خود ہی فرما رہے ہیں۔ کہ حدیث جو قول و فعل رسول اللہ صلعم ہے۔ کوئی نہیں ہے۔ جسے ہم مانیں اور جو ہمارے لئے ہدایت کا موجب ہو۔ صرف قرآن کریم ہی آپنے ۲۳ سال تک سنایا۔ اسکے سوا اصل تعلیم اسلام کے متعلق آپ نے کوئی بات نہیں فرمائی۔ اور نہ کوئی عمل کیا جو آنیوالی نسلوں کیلئے موجب ہدایت ہو اور جسے وہ اپنے لئے نمونہ بنائیں۔

عجیب بات یہ ہے۔ کہ آپ اپنے قول کی تائید میں حسب ذیل آیت بھی پیش کرتے ہیں۔ جو آپکے عقیدہ کے صریح خلاف ہے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیهم رسولا من انفسهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ اس آیت میں رسول کے چار کام بتائے گئے ہیں (۱) وہ مومنوں پر آیات پڑھتا ہے (۲) انکا تزکیہ کرتا ہے (۳) انکو کتاب یعنی اسکے معارف سکھاتا ہے (۴) انکو حکمت سکھاتا ہے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر رسول کریم نے ۲۳ سال میں صرف نفس قرآن مجید ہی پڑھا اور کوئی تعلیم نہیں دی تو صرف یتلوا علیهم آیاته ہی کہنا کافی تھا۔ باقی تین باتوں کا کیوں ذکر کیا گیا۔ اور حکمت کا لفظ تو صریح طور پر بتاتا ہے کہ کتاب کے سوا بھی رسول صلعم انہیں سکھاتے تھے۔ کیونکہ کتاب کی تعلیم کو علیحدہ بیان کیا ہے اور حکمت کو علیحدہ۔ پھر کتاب اور حکمت ایک ہی چیز تھی تو اسکے علیحدہ بیان کرنیکی کیا ضرورت تھی فتفکر فیہ حق التفکر [illegible]

مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی کی نیچری تاویل حدیث "یدفن معی فی قبری"

علمائے اہلحدیث کو جب تیس پارہ قرآن اور چھ حدیث کی کتابوں سے کوئی نص صریح جو حیات مسیح علیہ السلام پر دلالت کرے نہ مل سکی۔ تو اس ناکامی کی خجالت کو چھپانے کے لئے انہوں نے اب ضعیف سے ضعیف روایات سے بھی تمسک کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور یہ اقدام اگر عوام کالانعام سے سرزد ہوتا تو مضائقہ نہ تھا مگر لطف تو یہ ہے کہ ان کے بڑے بڑے جگادھری مولوی بھی اس کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جیسے کہ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی جنکی نسبت مشاہدہ میں آچکا ہے کہ علمائے احمدیہ کے مقابلہ میں بعض گذشتہ مناظرات میں توفی اور نون ثقیلہ وغیرہ کی بحث سے گریز کر کے غیر مسلم المحدثین روایت مندرجہ عنوان سے فریادی ایک طرح سے تو ہم ان کے اور ان کے ہمنواؤں کے بڑے مشکور ہیں کہ انہوں نے باثبات حیات مسیح بعض مشہور آیات و احادیث کو بالائے طاق رکھکر اور کافی مسکت خصم نہ جانکر آخر اس روایت کو جا کر سپر بنایا جس سے ہمارے علمائے کرام کو اس کی تنقید و تردید پر کافی غور و خوض کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اور جن لوگوں نے مولانا فاضل راجیکی اور جناب حافظ روشن علی صاحب اور سب سے آخر حافظ جمال احمد صاحب کی تحقیق کو دیکھا یا سنا ہے وہ میرے ساتھ متفق الرائے ہوں گے یہ کہنے میں۔ کہ خدا کے فضل سے ہمارے علماء نے مخالفین کی اس آخری سپر کو بھی مجرد و ناستعمالوں سے چھلنی چھلنی کر دیا ہے۔ ہر چند اخبار الفضل اور تشحیذ الاذہان کے ناظرین کی نظر سے یہ مباحث گذر چکے ہیں اور بہ جیسے ہیچمدان کا اس پر کچھ اضافہ کرنا غیر ضروری ہوگا لیکن تاہم بطور تائید مزید ایک غیر احمدی فاضل کی تقریر سے جو اس روایت کے متعلق میری نظر سے عرصہ ہوا گذر چکی تھی۔ چند سطور ہدیہ ناظرین کرتا ہوں جو امید ہے۔ انشاء اللہ کئی سعید روحوں کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

واضح ہو کہ یہ فاضل غیر احمدی سید حکیم محمد حسن امروہی ہیں جنکی علمی فضیلت اور فاضلانہ تحقیق ہندوستان بھر میں مسلم ہے۔ انہوں نے مشکوٰۃ شریف کے مشکل ابواب پر کچھ فوائد ارشاد فرمائے تھے۔ جو ایک کتاب کی شکل میں شائع کرائے گئے۔ جس کا نام کوکب دُرّیہ ہے۔ اسی کوکب دریہ کے اس خاص باب سے "یدفن معی فی قبری" والی روایت مشکوٰۃ شریف میں مندرج ہے۔ ملخصاً آپ کی تشریح عرض کر دیتا ہوں۔ ہاں یاد رہے کہ مشکوٰۃ شریف میں یہ روایت بحوالہ کتاب الوفا علامہ ابی جوزی مروی ہے۔ لیکن علاوہ اس کے ترمذی شریف میں بھی ہے جس کے راوی عبداللہ بن سلام ہیں۔ اور انہوں نے توریت شریف کے حوالہ سے آنحضرت صلعم کے جو فضائل بیان فرمائے ہیں۔ انہی کے ضمن میں حضرت عیسیٰ کے دفن کے متعلق بھی فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم کی قبر میں مدفون ہوں گے۔ فاضل موصوف نے زیادہ تر اسی عبداللہ بن سلام والی روایت کو جو ترمذی شریف میں ہے۔ اور کتاب الوفا والی روایت سے زیادہ قابل غور ہے۔ مد نظر رکھکر تشریح فرمائی ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

"اور عبداللہ بن سلام کا یہ مقولہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت توریت میں مکتوب ہے۔ یہ بہت صحیح ہے لیکن یہ جو فرمایا کہ مسیح بن مریم دفن ہوں گے حضرت کے ساتھ وہ توریت ہی سے نہیں فرمایا بلکہ درس (آیت) سیزدہم (۱۳) فصل ہفتم دانیال سے ہے جو لکھا ہے کہ صاحب روز ہائے قدیم یعنی بزرگ حضور المصور مہدی مسیح کو سلطنت بخشیں گے۔ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ دفن کفن حضور کے ساتھ ہوگا۔ اور در اصل امام ہمام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔ علمائے اسلامیہ اس نکتہ سے کم واقف ہیں۔ اور ایک مقام مقبرہ مبارک کی نہیں بتلاتے ہیں۔ جو وہاں مسیح مدفون ہوں گے یہ ایک قیاس ہے اور مدفون ہونا آپ کے ساتھ ایک قبر میں اس صورت میں بھی نہ ہوا۔ پس یہی صحیح ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ ایک مقبرہ میں مدفون ہونا یہ فقط ماخوذ حدیث انا اولی الناس بعیسیٰ بن مریم فی الاولیٰ والآخرۃ سے ماخوذ ہے۔ حالانکہ معنی حدیث کے معنی یہ ہیں کہ فصل ۱۲ از یوحنا کے مطابق جس یہود مقابل نے مسیح علیہ السلام کا انکار کیا جزا یا ہوا یہی حالت اولی مسیح میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسیح کے لئے اولیٰ اور بار دگر آمد مسیح علیہ السلام کی صورت میں مہدی سے مستفید ہوں گے"

دیکھو کوکب دریہ مطبوعہ سعید المطابع امروہہ صفحہ ۱۸۷ و صفحہ ۱۸۸ کہاں ہیں مولوی محمد ابراہیم صاحب؟ ذرا انصاف کی عینک لگا کر اس تشریح فاضلانہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ اور اگر یہ قابل پذیرائی ہو تو براہ کرم اس سے بڑھکر کوئی تسلی بخش تاویل فرما دیں ورنہ آئندہ کم از کم اس روایت کو احمدی مناظرین کے آگے پیش کرنے سے باز رہیں +

خادم حسین

احمدی اور ذبح البقر

ہم عصر علی گڑھ گزٹ نے ۱۹ر اگست کی اشاعت میں ایک مضمون "قربانی گاؤ کی مخالفت کے ارتقائی طریق" کے عنوان سے لکھا ہے جس میں علی سبیل التذکرہ یہ فقرات بھی آگئے ہیں۔

"اگرچہ اس سلسلہ کا آغاز [illegible] ہی سے ہوگیا تھا جب کہ لاہور میں قادیان کی احمدی جماعت نے ہندوؤں کے ساتھ مذہبی مصالحت کی شرط پر ترک ذبیحہ و قربانی گاؤ کا وعدہ کیا"

میں یہ تو نہیں کہتا کہ معزز مدیر علی گڑھ کا مقصد اس سے احمدیت پر حملہ کرنا ہے مگر یہ غلط فہمی ضرور ہو سکتی ہے۔ کہ گویا ہم دوسرے باتوں کے لئے شعائر اسلام چھوڑنے پر تیار ہیں۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔

ہمارے امام حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد نے ہندوؤں کے سامنے صلح کے لئے یہ شرط پیش کی ہے۔

"مگر اس قسم کی صلح تمام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔"

اور آیندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کو تیار ہوں۔ کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے۔ اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لینگے۔ اور اگر ایسا نہ کرینگے۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کرینگے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کریں۔ اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور انکو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آیندہ انکو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کرینگے "

یہ ہے اس معاہدہ صلح کا مسودہ جو ہمارے امام نے پیش کیا۔ اور اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی فرمادیا: " اگر ہندو لوگ بھی اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور ان پر ایمان لائیں۔ تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے۔ اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں۔ ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اسکو استعمال بھی کریں "

معترض ہمعصر غور کرے کہ یہ قربانی گاؤ کی مخالفت ہے، یا ہندوؤں کو دعوت اسلام۔ اور جب وہ حضرت محمد مصطفےٰ کی رسالت پر ایمان لائینگے۔ آپکو صدق دل سے سچا نبی مان لینگے۔ اور آپکے ارشادات کی ایسی تعظیم کرینگے جیسی کہ ایک ماننے والے کے حسب حال ہے تو پھر قربانی گاؤ کا سوال کیا رہ جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ معترض ہمعصر اپنے خیال کی اصلاح کریگا۔ اور ہمیں ان بے غیرتوں میں نہ سمجھیگا جو محض [illegible] اپنا دین و مذہب قربان کرنے کو تیار ہیں۔

(... [illegible] ... قادیان)

جلسہ سالانہ کے لئے آٹا

میں اخبار الفضل مورخہ ۸۔ اگست میں اعلان کر چکا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے بھائیوں کا عطیہ مبلغ پانچسو روپیہ جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۱ء کے آٹے پر لگایا گیا ہے جو احباب اس امر کو اپنے لئے موجب افتخار اور ثواب تصور فرماویں کہ وہ آٹے کی امداد میں حضرت صاحب کے ساتھ شریک ہوں ان کیلئے یہ موقعہ غنیمت ہے۔ ایسے احباب کو اپنی مطلع فرماویں۔ کہ وہ آٹے کے کس قدر حصے دینگے۔ ایک حصہ ۲ من کا ہوگا۔ جس کی قیمت ۱۶ روپیہ قرار دیگئی ہے۔ میری اس تحریک پر بہت سے احباب نے لبیک کہی ہے۔ دوسرے احباب کی ترغیب کیلئے ارادہ ہے۔ کہ ایسے احباب کے نام مع تعداد حصص اخبار الفضل میں شائع کئے جاویں۔ لیکن پہلے اعلان میں اب اسقدر ترمیم کی جاتی ہے۔ کہ ایک حصہ بجائے دو من کے ایک من مقرر کیا جاتا ہے۔ جو صاحب آٹے کی امداد میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ کم سے کم ایک من آٹے کی قیمت دیں یعنی آٹھ روپیہ۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ ایسی تمام رقوم اگست کے آخر ورنہ ستمبر کے پہلے ہفتہ کے اندر اندر بھیجدینی چاہئیں۔ مگر بھیجنے سے قبل مجھے اطلاعی خط ضرور لکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور امداد کرنے والوں اور ان کے اہل و عیال پر باران رحمت نازل فرمائے۔

اب میں ان اصحاب کے نام لکھتا ہوں۔ جنہوں نے ۱۹ اگست تک امداد کی اطلاع دی ہے۔ ان میں لاہور کے اصحاب کے نام نہیں۔ کیونکہ ان کی فہرست جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی سیکرٹری انجمن احمدیہ آخر ماہ اگست کو ارسال فرمائینگے۔

جماعت قادیان

نام وعدہ کنندہ	تعداد حصص	رقم
حضرت خلیفۃ المسیح مع ہر دو برادران	۴۲	صمار
شہزادہ عبدالمجید صاحب حمید۔	۳	[illegible]
شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔	۲۰	[illegible]
بابو فیروز دین صاحب قادیان۔	۲	[illegible]
سید ولی اللہ شاہ صاحب۔	۲	[illegible]
میاں احمد دین صاحب زرگر۔	۱	[illegible]
مستری فضل کریم صاحب	۱	[illegible]
چوہدری فضل احمد صاحب مختار عام صدر انجمن۔	۱	[illegible]
مولوی عبدالحق صاحب۔	۱	[illegible]
مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے۔	۱	[illegible]
مرزا محمد حسین صاحب درزی۔	۱	[illegible]
مولوی فضل دین صاحب وکیل۔	۱	[illegible]
میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق۔	۲	[illegible]
میاں نظام الدین صاحب درزی۔	۱	[illegible]
منشی فخر الدین صاحب ملتانی۔	۱	[illegible]
مولوی شیر علی صاحب۔	۱	[illegible]
شیخ محمد یوسف صاحب۔	۱	[illegible]
مولوی غلام رسول صاحب۔	۱	[illegible]
شیخ نور احمد صاحب۔	۱ مع ۱/۲	[illegible]
سید وزارت حسین صاحب۔	۱	[illegible]
منشی نور محمد صاحب ہیڈ کلرک میگزین۔	۱	[illegible]
میاں ابراہیم صاحب کشمیری۔	۱	[illegible]
قاضی امیر حسین صاحب۔	۱ مع ۱/۲	[illegible]
میاں عبداللہ صاحب کمہار	۱	[illegible]
مستری محبوب علی صاحب۔	۱	[illegible]
شیخ عبدالعزیز صاحب۔	۱	[illegible]
مستری امام بخش صاحب۔	۲	[illegible]
سید محمد اسحٰق صاحب۔	۱	[illegible]
مستری عطار محمد صاحب	۱	[illegible]
میاں ابراہیم صاحب درزی [illegible]۔	۱	[illegible]
عبدالغنی صاحب معمار۔	۱	[illegible]
اللہ دتا صاحب گجراتی۔	۱	[illegible]
منشی فضل حق صاحب۔	۱	[illegible]
مستری اللہ دتہ صاحب۔	۲	[illegible]
مولوی محمد علی صاحب۔	۲	[illegible]
قاضی عبداللہ صاحب۔	۱	[illegible]
محمد دین صاحب باورچی۔	۲	[illegible]

نام	حصص	رقم
ماسٹر حسین خان صاحب۔	۱	ہے ر
بھائی محمود احمد صاحب۔	۱	ہے ر
ملازمان لنگر خانہ۔	۲	عہ ر
شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری۔	۱	ہے ر
میاں عبدالرحمٰن صاحب کاغانی۔	۱	ہے ر
میاں شیر محمد صاحب دکاندار۔	۱	ہے ر
میاں ولی محمد صاحب دکاندار۔	۱	ہے ر
زین العابدین صاحب ماریشس۔	۱	ہے ر
غلام حسین صاحب ماریشس۔	½	[illegible]
بشیر احمد صاحب کاتب۔	۱	ہے ر
عبدالرزاق صاحب شیر فروش	۱	ہے ر
مستری محمد یعقوب صاحب۔	۱	ہے ر
مولوی عبدالمغنی صاحب۔	۱	ہے ر
مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے	۴	[illegible]
مرزا احمد بیگ صاحب	۲	عہ ر
مستری کریم بخش صاحب۔	۱	ہے ر
ماسٹر محمد طفیل صاحب۔	۱	ہے ر
نعمت اللہ صاحب گوہر۔	۱	ہے ر

فیروزپور شہر کے احباب

نام	حصص	رقم
خان صاحب منشی فرزند علی صاحب	۶	للعہ ر
میاں محمد امیر صاحب۔	۱	ہے ر
منشی علی بخش صاحب۔	۱	ہے ر
منشی علی محمد صاحب۔	۱	ہے ر
منشی سلامت علی صاحب	۱	ہے ر
چودھری مولا بخش صاحب	۱	ہے ر
منشی احمد جان صاحب۔	۱	ہے ر
منشی جلال الدین صاحب۔	۱	ہے ر
منشی محمد عبیداللہ صاحب۔	۱	ہے ر
منشی عبدالغنی صاحب۔	۱	ہے ر
منشی مشتاق احمد صاحب۔	۱	ہے ر
منشی جلال الدین صاحب۔	۱	ہے ر
مرزا ناصر علی صاحب پلیڈر	۷	[illegible]
میر اکبر علی صاحب پلیڈر	۷	[illegible]

نام	حصص	رقم
منشی محمد حسن صاحب۔	۱	ہے ر
منشی محمد فاضل صاحب	۱	ہے ر
منشی محمد اشرف خان صاحب	۸	[illegible]
اہلیہ اولیٰ خانصاحب منشی فرزند علی صاحب	۱	ہے ر
اہلیہ منشی احمد اللہ خان صاحب	۱	ہے ر
اہلیہ منشی محمد حسن صاحب	۱	ہے ر
اہلیہ منشی محمد اشرف خان صاحب	۱	ہے ر

متفرق مقامات کے احباب

نام	حصص	رقم
شیخ فضل کریم صاحب حیدرآباد	۶	للعہ ر
چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر لاہور	۲۵	ما
حسن خان صاحب ہیڈکنسٹبل ضلع جھنگ	۲	عہ
منظور علی صاحب سب انسپکٹر علی گڈھ	۲	عہ
نورالدین صاحب چک نمبر ۶ منٹگمری	۲	عہ
جناب غلام اکبر خان صاحب جج ہائیکورٹ۔ حیدرآباد	۲۰	[illegible]
سراج الدین صاحب سٹیشن ماسٹر اپچ پور	۲	عہ
سراج الدین صاحب وزیرستان۔	۲	عہ ر
نیاز محمد صاحب گوگیرہ۔	۲	عہ ر
خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب علی گڈھ	۲	عہ ر
محمد رفیع صاحب سب انسپکٹر جیکب آباد	۲	عہ ر
غلام نبی صاحب سیٹھی راولپنڈی	۲	عہ ر
میزان حصص	۲۷۱	

اب باقی تین سو انتیس حصے باقی ہیں۔ احباب فوری توجہ فرمادیں۔ اور بقیہ حصے پورے کردیں۔ سید محمد اسحٰق قادیان

روغن زرد کے متعلق اعلان

جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے متعلق اندازہ کیا گیا ہے کہ دس من پختہ گھی خرچ ہوگا۔ اس مقدار کی وصولی کے متعلق میں نے مختلف احمدی زمیندار احباب کی خدمت میں تحریک کی تھی۔ کہ وہ اس مقدار میں سے اپنے اپنے ذمہ کافی حصہ لیں یہ گھی ان سے ماہ کتک یا مگھر یعنی ماہ اکتوبر یا نومبر میں لیا جاوے گا۔ مگر وعدے ابھی سے ہونے ضروری ہیں۔ میری اس تحریک پر جن احباب کے وعدے ۲۳ر اگست ۱۹۲۱ء تک موصول ہوچکے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی مع مقدار گھی درج ذیل ہیں:۔

نام معطی	مقدار گھی
چودھری کرم الٰہی صاحب کرم پورہ	۲۰ ثار پختہ
چودھری عبداللہ خان صاحب بہلول پور ضلع لائلپور	۲۵ ثار پختہ
جماعت گوکھووال ضلع لائلپور	۱۰ ثار ؍
مکرمی میراں بخش صاحب شیخوپورہ ضلع گوجرات	۲۰ ثار ؍
جماعت شیخوپورہ۔ ضلع گجرات	۲۰ ثار ؍
سید مزمل شاہ صاحب موضع گھیڑ ضلع گوجرانوالہ	۱۰ ثار ؍
جماعت فیروز والا۔ ضلع گوجرانوالہ	۲۰ ثار ؍
ملک نصیر محمد صاحب کوٹ رحمت خان	۲۰ ثار ؍
جماعت کلسیاں پور۔ ضلع لائلپور	۲۰ ثار ؍
چودھری غلام حیدر صاحب و چودھری شاہ محمد صاحب چک ۳۳۴ جنوبی	۳۰ ثار پختہ
میزان کل پانچ من پندرہ ثار پختہ	

ابھی گویا نصف گھی کے وعدے ہوئے ہیں۔ نصف باقی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تمام وہ احباب جن کے نام میں نے تحریکی چٹھیاں لکھی ہیں۔ وہ ان سطور کو پڑھکر بواپسی ڈاک مجھے اطلاع دینگے۔ کہ وہ کس قدر گھی جلسہ سالانہ کے لئے دینگے نیز تمام وہ احمدی احباب۔ جو گھی کی امداد دے سکتے ہیں۔ مگر عدم واقفیت یا نسیان کی وجہ سے میں نے انکو تحریک نہیں کی۔ وہ بھی اس کار خیر میں شریک ہوں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ کہ وہ روغن زرد کی کس قدر مقدار بطور امداد جلسہ سالانہ کے لئے دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امداد دینے والوں اور ان کے متعلقین پر باران رحمت نازل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام

سید محمد اسحٰق۔ افسر جلسہ سالانہ
۲۳ر اگست ۱۹۲۱ء

پیرس سے خط

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل"
السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اللہ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤں سے خاص قسم کی کامیابی حاصل ہوئی ہے جو انسانی خیال میں آنی ذرا مشکل ہے - اور وہ یہ کہ اس قادر مطلق نے مجھے اپنی پڑھائی بیرسٹری، عرصہ چھ ماہ میں مکمل کرنے کی توفیق دی - میں بیرسٹری کے فائنل یعنی آخری امتحان میں کامیاب ہو گیا - فالحمد للہ علی ذالک -

تبلیغ اسلام کی تڑپ دل میں لئے ہوئے میں فرانس ۲۱/۶ کو پہونچا اور دل میں یہ شوق تھا - کہ اسلام کا پیغام - فرانس کے لوگوں تک پہونچاؤں - چنانچہ کوشش کر کے ایک سوسائٹی میں لکچر دینے کا انتظام کیا اور کل وہاں "The Historical development of Islam" پر لکچر دیا - کئی ایک ہندوستانی جو یہاں تجارت کرتے ہیں اور بعض طلبا موجود تھے - اور معزز فرنچ جنٹلمین اور لیڈیاں بھی تھیں - لکچر انگریزی میں تھا - تعلیم یافتہ فرنچ لوگ انگریزی جانتے ہیں - لکچر کے بعد اعتراضات ہوئے اور اللہ کے فضل سے نہایت کامیابی سے جوابات دئے گئے - حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کا ذکر اور ان کے دعاوی پیش کئے گئے جس سے بعض لوگ متعجب ہوئے - کہ ہیں اب بھی خدا کے مرسل آتے ہیں - بعض لوگوں کو ٹیچنگ آف اسلام جو فرانسیسی زبان میں ہے دی گئی - میں انشاء اللہ اگلے ہفتہ واپس لنڈن جاؤنگا فرانسیسی پڑھ رہا ہوں - ذرا مہارت ہو جانے پر پھر انشاء اللہ ایک دورہ فرانس اور بلجیم اور جرمنی کا لگاؤنگا - اور انشاء اللہ اسلام کا عظیم الشان پیغام ان لوگوں تک پہونچا آؤنگا -

ایک اور ضروری بات آپ کے ذریعہ لوگوں تک پہنچانا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ کسی شخص کو ہرگز ہرگز بے سرو سامانی کی حالت میں ولایت آنے کی جرأت نہ کرنی چاہیئے - نہایت خطرناک اور مضر چال ہے - اور اس کے کئی وجوہات ہیں -

بعض وقت طلباء ہندوستان میں یہ دریافت کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ ولایت میں کیا خرچ ہے - لنڈن میں رہائش و خوراک کا خرچ کم از کم ۱۵ پونڈ ماہوار ہوتا ہے - اس میں تعلیم کے اخراجات شامل نہیں ہیں -

اکسفورڈ اور کیمبرج میں ۲۵ پونڈ کے قریب خرچ ہوتا ہے - اس میں پڑھائی کے خرچ آجاتے ہیں - یونیورسٹیاں طلباء سے بھرپور ہیں - اور داخلہ کے لئے طلباء کو بہت دقت ہوتی ہے - اس لئے جو طالب علم آنا چاہے اسے چاہیئے کہ پہلے داخلہ کا بندوبست کر لے اور پھر آوے ورنہ مفت میں وقت اور پیسہ ضائع ہوتا ہے

امید ہے کہ تمام احباب میرے لئے دعا فرماوینگے - والسلام

خاکسار ملک محمد حسین بیرسٹر از پیرس ۲۴ جولائی ۱۹۲۱ء

احمدیوں کا انگریزی اخبار

جماعت احمدیہ سیلون نے قابل تعریف ہمت اور کوشش سے تامل اور انگریزی زبان میں ایک ہفتہ وار اخبار جاری کر رکھا ہے جس میں صداقت احمدیت و اسلام کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں - سلسلہ کی خبریں اور مبلغین یورپ و امریکہ کی رپورٹیں بھی درج ہوتی ہیں اور ہر طرح اخبار کو مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے - ہمارے انگریزی خواں احباب کو اس طرف متوجہ ہو کر اخبار اپنے نام جاری کرانا چاہیئے - انگریزی ایڈیشن کی قیمت تین روپیہ اور تامل ایڈیشن کی قیمت بھی تین روپیہ سالانہ ہے اور دونوں کے خریدار سے پانچ روپیہ لئے جاتے ہیں - اخبار جاری کرانے کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط لکھا جاوے -

Manager Massage press
30 Short Road Colombo

عالمگیر واچ ہاؤس لدھیانہ

جس میں ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں۔ کلاک۔ ٹائم پیس امریکن۔ مختلف قسم کے سادہ الارم دار چوڑیاں۔ چرمی و مخملی تسمے۔ زنجیریں ہر قسم کی نہایت عمدہ واعلیٰ بکفایت اور ارزاں برائے فروخت موجود ہیں۔ فرمائش بھیجکر ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدیوں کے ساتھ خاص رعایت ہوگی۔ علاوہ ازیں لدھیانہ کی ساختہ لنگیاں۔ تولیے دریاں سگریون۔ اور جرابیں سوتی و اونی ہر قسم کی صرف دو روپیہ فیصدی کمیشن پر بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دکان پر اصلی پتھر کی عینکیں اور دوسری ہر قسم کی عینکیں بھی بہت سستی اور ارزاں ملتی ہیں قیمت ہر حالت میں پیشگی یا بذریعہ وی پی۔

المشتہران

ماسٹر قمرالدین شیخ نورالٰہی احمدیان واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لدھیانہ

الخطبہ

ایک صاحب جنکی عمر ۳۰ سالہ تنخواہ ۱۵۰ روپیہ ماہوار علاوہ زمین و مکان سکنی مالیتی ایک ہزار روپیہ جو ضلع پشاور میں بعہدہ سب اوورسیری ملازم ہیں بتقاضاء ضروریات شرعی نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں پہلی بیوی زندہ ہے اس سے تین بچے ہیں پہلی بیوی خود اپنے شوہر کا دوسرا نکاح کرانا چاہتی ہے جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہتے ہوں۔ دفتر امور عامہ سے خط و کتابت فرماویں۔

نیاز مند۔ ناظر امور عامہ

عجیب اور خوشنما انگوٹھی

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور چوکور نگینہ خالص عقیق کا ہے جس پر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ بار یک دلنشیں خوشنما اور پائیدار حروف میں ایسی صنعت کیساتھ تحریر ہے۔ کہ حیرت ہو جاتی ہے قیمت ۱۲؍ فی انگوٹھی اپنا نام بھی ساتھ لکھوائیں تو دو روپیہ انگوٹھی بھیجیں پوری تل ہوا صاف تحریر ہے۔ ناپ مع نام بھیجیں

ملنے کا پتہ۔ **شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت**

نایاب کتابیں

جنہیں کے گز تو تبیر کبھی بھی نہیں ملتیں

جلسہ سالانہ قریب ہے جنہوں نے حضرت اقدس کی کتابوں کا امتحان دینا ہے۔ وہ بھی بہت جلد مطلوبہ کتب منگوالیں اسکے علاوہ قادیان سے جو بھی کتاب کسی فرزیر یاد کان سے مل سکتی ہے۔ وہ مجھ سے منگوا کر فائدہ اٹھائیں

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
سرمہ چشم آریہ	۱۲؍	ازالہ اوہام مکمل	
شحنہ حق	۶؍	درثمین فوٹو والی	۸؍
اسلامی اصول کی فلاسفی	۱۲؍	چشمہ معرفت	[illegible]
خطبہ الہامیہ	عــہ؍	تحفہ گولڑویہ	۱۲؍
کشتی نوح	۵؍	نسیم دعوت	۴؍
جنگ مقدس	۸؍	الہامات و مکاشفات	
مرقات الیقین	عــہ؍	ہر سہ حصہ	عــہ؍
حیوٰۃ نورالدین	۱؍۱۱	مکتوبات احمدیہ	
سلک مروارید	۱۴؍	پہنچ حصہ	[illegible]
علماء زمانہ ہر سہ حصہ	۵؍	حمائل جیبی	۱۲؍
حمائل عکسی	عــہ؍	تحفۃ الملوک	۱۲؍
مواہب الرحمٰن	۴؍	ست بچن	۱۱؍
ایام الصلح			

الیس محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

قادیان سے باہر والوں کے لئے میعاد بڑھادی ہے

جو صاحب ہم سے بیع السلم کرنا چاہیں وہ ۱۵ ستمبر تک پانچ روپیہ فی ہزار پیشگی دے کر۔ کریں۔ اینٹ پختہ درجہ اول سائز ۹ × ۴½ × ۲¾ ۱۷ روپیہ ہزار ۱۰ جنوری ۱۹۲۲ء کو دینگے۔ جسمیں دس فیصدی درجہ دوم ہوگی۔

ملک محمد افضل عبدالحمید ٹھیکیداران بھٹہ قادیان ضلع گورداسپور

جرمن

کے مشہور و معروف کارخانہ کی گرز مشین سلائی جسکا کارخانہ ۱۸۴۸ء سے جاری ہے اور چالیس سال کے عرصہ میں تیس لاکھ سے زیادہ مشین بناکر تمام دنیا میں فروخت کر چکا ہے جسکے مقبول عام ہونیکا یہی کافی ثبوت ہے۔ ایام جنگ سے پہلے اس کارخانہ نے اپنا خاص انجنیر ہندوستان میں بھیجا جس نے تمام مشینوں کو ملاحظہ کر کے ان کے مقابلہ کیواسطے ایک اعلیٰ مشین طیار کر کے بھیجی ہے جو تیز رفتاری خوبصورتی اور پائیداری میں نہایت عمدہ ہے جسکی چال ڈرکوپ کی مانند ہے جواب طلب امور کیلئے۔ ٹکٹ یا جوابی کارڈ آنا چاہیئے نورالدین شیر محمد تاجران قادیان

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں عمامے۔ کمخواب تھان۔ کانسی۔ سلک موزے سلک گوٹہ لچکے تیری بنارسی پائیدار فینسی چوڑیاں لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ وغیرہ کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایکبار آزمائش کی ضرورت ہے فہرست کارخانہ طلب فرمائیے۔ اور آرڈر کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

اطلاع

ناظرین کو معلوم ہے کہ ہمارے ہاں عرصہ سات سال سے صرف مشین سیویاں ایجاد کردہ فضل کریم عبدالکریم قادیان پنجاب تیار ہوتی ہیں۔ جنکو بوجہ نہایت کارآمد ہونے کے پبلک نے نہایت پسند کیا ہے اسکی مقبولیت کا ثبوت یہ ہی کافی ہے۔ کہ قلیل عرصہ میں قریباً بارہ ہزار فروخت ہو چکی اب ہم نے حال ہی مشین آہنی کے ساتھ ایک ایسا پرزہ لگایا ہے کہ مشین کو جہاں مرضی ہو لگا کر کام لے سکتے ہیں قیمت بھی صرف چھ روپے ہے۔

المطلع منیجر کارخانہ مشین سیویاں۔ قادیان۔ پنجاب

مالابار میں موپلوں کا فساد

سرکاری عمارتیں جلا دی گئیں کالی کٹ ۲۳ر اگست کل حکام کو اطلاع ملی۔ کہ موپلوں کے ہجوم مختلف مقامات کی سڑکوں پر جمع ہو رہے ہیں۔ ہجوم نے ریلوے پل کو گرانے کی کوشش کی لیکن فوج نے وقت پر بچا لیا۔ گر پارالگا نایادی کا سٹیشن کھنڈر ہو گیا۔

لیڈران خلافت کی گرفتاری جو اشخاص گرفتار ہوئے ہیں ان میں ایرانڈ کے بعض مشہور لیڈران خلافت بھی ہیں۔ دو انگریز افسر ہلاک ہوئے۔ موپلاؤں نے ہرکارے کو زدوکوب کر کے ڈاک چھین لی۔

مارشل لا کا اعلان رقبہ مالابار میں مارشل لا جاری کر دیا گیا ہے کمان افسر نے اعلان کیا ہے کہ ایرانڈ اور یونانی میں علانیہ بغاوت کو مد نظر رکھ کر جس کے ساتھ متعدد مقامات میں ریلوے لائن کو اکھاڑ ڈالنے۔ ریلوے سٹیشنوں اور پبلک دفاتر کو لوٹنے اور جلا دینے کے واقعات ظہور پذیر ہوئے اسکا اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی شخص ریلوے لائن سے گزر یا داخل نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اسکو فیر کر دیا جائیگا۔ اس اعلان میں ایک مقام پر پانچ آدمیوں سے زیادہ کے جمع ہونے کو بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔

گورنمنٹ مدراس کا اعلان مدراس ۲۲ر اگست گورنمنٹ مدراس نے فسادات موپلا کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے شورش پسند لوگ موپلا لوگوں کے زیادہ جاہل طبقے کے مذہبی جذبات کو بھڑکا رہے ہیں۔ دو تین ماہ پیشتر بعض مقامات میں یہ بھی دیکھا گیا تھا کہ والنٹیر بنائے جا رہے ہیں موپلاؤں کی بعض جماعتوں نے اس مقام پر دعا مانگنا شروع کر دیا تھا جہاں ۱۸۹۴ء کے فساد میں موپلے مارے اور جلائے گئے تھے۔ اس کے مفسدانہ پمفلٹ شائع کئے گئے اور مفسدانہ تقریریں کی گئیں۔

بلوائیوں میں باقاعدہ انتظام اس مہینے کے آغاز میں دو واقعات ایسے ہوئے جن سے پتہ لگتا تھا کہ انہوں نے قانونی احکام کی مزاحمت بذریعہ طاقت کرنے کا باقاعدہ انتظام کر رکھا تھا۔ اور وہ کسی انتظام کے ماتحت ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فیصلہ کیا کہ اس انتظام کے لیڈروں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف موپلاؤں کے قانون فساد مجریہ ۱۸۶۵ء کے مطابق مقدمہ چلایا جائے اس مقصد کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۰ر اگست کو صبح تیرورنگادی میں گیا۔ اس کے ساتھ گورہ فوج کی ایک جماعت اور خاص پولیس کی ایک جماعت تھی۔ ۱۲ بجے مجسٹریٹ کو اطلاع پہنچی کہ تقریباً تین ہزار موپلاؤں کا ایک مسلح ہجوم ریلوے پاراپانادی سے تیرورنگادی کو آ رہا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس جو فوج تھی اس کا زیادہ تر حصہ ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے آگے گیا۔ اور۔ وہاں گولی چلانے کی ضرورت پڑی بیس اشخاص گرفتار کئے گئے

ڈاکخانہ لوٹ لیا گیا سب ڈویژنل مجسٹریٹ ڈیل گھاٹ کی رپورٹ مظہر ہے کہ پاٹا بانن گاڑی میں ڈاکخانہ لوٹ لیا گیا اور ریلوے کو کئی جگہوں پر نقصان بھی پہنچایا گیا۔ کئی آدمی قتل بھی ہوئے تار کاٹ دئے گئے۔

بلوائیوں نے کئی افسروں کو پکڑ لیا مدراس ۲۳ر اگست کلکٹر کالی کٹ کی رپورٹ مظہر ہے کہ بلوپک نے سب مجسٹریٹ انسپکٹر پولیس دو سپاہیوں اور ایک یورپین کو گرفتار کر لیا۔

حفاظتی فوج کی طلبی کالی کٹ ۲۲ر اگست ریلوے لائن کو دوبارہ تعمیر کیا جا رہا ہے۔ حفاظتی فوج طلب کر لی گئی ایرانڈ میں حالت خطرناک ہے۔

قصبے خالی کر دئے گئے کالی کٹ ۲۳ر اگست پاراپانا گاڈی اور دیگر مقامات عملی طور پر لوگوں سے خالی ہو گئے ہیں۔ بلوائیوں کے پاس سبز رنگ کے ترکی جھنڈے ہیں۔

پولیس کے سترہ آدمی پکڑ لئے گئے کالی کٹ ۲۳ر اگست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے کہ موپلوں کے بلوائیوں سے مالی نقصان دوگنی شرح سے وصول کیا جائیگا۔ سترہ پولیس مینوں کا ایک دستہ تیرور کے پاس سے گزر رہا تھا تو پولیس والوں کو موپلوں نے روک لیا اور وردیاں اتار دینے پر مجبور کیا ان میں چار پولیس مین تو بھاگ گئے لیکن باقیوں کا پتہ کچھ معلوم نہیں ہوا۔ اسپیشل اسسٹنٹ مجسٹریٹ کا کچھ پتہ نہیں لگا۔ ایک کانسٹبل کو ہسپتال میں لایا گیا اسکی حالت بہت نازک ہے اور اسکے جسم پر بہت زخم ہیں۔ تھانہ اور سرکاری دفتروں کو لوٹ لیا گیا انہوں نے زیر مقدمہ قیدیوں کو جو حوالات میں بند تھے رہا کر دیا۔

۵-۷ سو آدمیوں کا نقصان جان مدراس ۲۳ر اگست بقول اخبار مدراس میل امدادی فوج اسلئے طلب کی گئی تھی کہ کالی کٹ میں لوٹ مار کی بہت افواہیں گرم تھیں یورپینوں کو مغربی پہاڑی پر پہنچا دیا گیا ہے۔ موپلاؤں کے مقتولوں اور زخمیوں کا اندازہ پانچ اور ۷ سو کے درمیان لگایا جاتا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تمام نقدی اور قیمتی کاغذات کو خزانہ میں پہنچا دیا ہے لینسٹر رجمنٹ نامی گورہ فوج کے ۱۵-۱۶ آدمی لاپتہ ہیں۔

فسادات کی شدت کالی کٹ ۲۴ر اگست تینور کے حملے میں دس ہزار موپلاؤں نے حصہ لیا۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ منصف کی عدالت کے ریکارڈ اور تھانے کو آگ لگا دی۔ بلوائیوں نے اپنی مختلف جماعتیں بنالی ہیں۔ اور مختلف سمتوں میں جا رہے ہیں۔ بلف کے باغات چائے کے تین ہزار موپلا قلیوں نے کام چھوڑ دیا ہے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ موپلے ہندوؤں کی چوٹیاں کاٹ کر ان کو موپلا ٹوپیاں پہنا کر تبدیل مذہب کرا رہے ہیں۔ بہت سے ہندوؤں کے مکانات لوٹ لئے گئے ہیں۔

خوف و ہراس کو کم کرنے کی کوشش کالی کٹ ۲۴ر اگست اس کی اطلاع ملی ہے کہ مسٹر لی آسٹن سپیشل اسسٹنٹ کلکٹر مالاپرام محفوظ ہیں۔ حکام قانون پسند لوگوں کی دہشت کو کم کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

سیٹھ یعقوب حسن کا اعلان مدراس ۲۴ر اگست سیٹھ یعقوب حسن نے فسادات مالابار کے متعلق اخبارات میں لکھا ہے کہ اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو علاقہ فساد میں جانے کی اجازت دیجائے تو ہم لوگوں کو جوش ٹھنڈا اور معمولی حالات

بحال کر سکتے ہیں گورنر مدراس نے سیٹھ یعقوب حسن کی خدمات قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا ان کے جانے سے الٹا اثر پڑیگا۔

ڈیڑھ سو آدمی ہلاک ۲۴ر اگست مدراس میل کے نامہ نگار متعینہ کالی کٹ کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ تیرداور انگلوری میں سنیچر اور اتوار کی لڑائی میں ایک سو پچاس باغی مارے گئے۔

زمودن کے محل پر حملہ کالی کٹ ۲۵ر اگست اتوار کی صبح کو دو سو موپلے نیلمبور کی طرف گئے انہوں نے سنتریوں پر حملہ کیا۔ بعض سنتری بھاگ کر پڑوسی باشندوں کے مکانوں میں چھپ گئے۔ موپلے ان مکانوں میں داخل ہو گئے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ۱۳ مرد عورتوں کو قتل کر دیا۔ وسائل آمد و رفت اور پل تباہ کر دیئے گئے پوکوٹور سے قریباً ۲۰۰ موپلے مسلح نیلمبور محل کو گئے جو خاندان زمودن کا تعلقہ ہے انہوں نے محل کے منیجروں کو ڈرایا دھمکایا اور روپیہ چھین کر لے گئے۔

ہندوستان کی خبریں

ریلوے کانفرنس کا سالانہ اجلاس ریلوے کانفرنس کا سالانہ اجلاس مسٹر ایف۔ اے ہیڈ ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی صدارت میں بمقام شملہ ۱۰ر اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ جسکے دس دن تک جاری رہنے کی توقع ہے۔

ایک کالج کے پرنسپل کے خلاف مقدمہ کلکتہ کے ایک کالج کے پرنسپل نے ایک ہفت سالہ لڑکے کو اس بے رحمی سے مارا تھا کہ جسکی وجہ سے وہ بخار میں مبتلا ہو گیا۔ پرنسپل کے خلاف چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے نوٹس جاری کیا۔

انسپکٹروں اور سب انسپکٹروں کی تنخواہ مدراس گورنمنٹ نے وزیر ہند کی منظوری کے بعد یکم مارچ ۱۹۲۱ء سے انسپکٹر اور سب انسپکٹر پولیس کی ترمیم شدہ تنخواہ کو منظور کر لیا ہے۔

لاہور میں ہندوؤں کے لئے سستے آٹے کی دوکانیں لاہور میں لالہ ہیرالال کپور نے اپنے خرچ سے آٹے کی دکان کھولی ہے جس سے ہر روز ایک سو غریب ہندوؤں کو تین ماہ تک روپیہ کا ۵ سیر آٹا دیا جائیگا۔

کوائف سرحد ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ ڈیرہ جات اور وزیرستان میں سخت بارش کی وجہ سے سڑک خراب ہو گئی ہے ٹانک اور کور کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہے۔ ۱۸ر اگست کی اطلاع ہے کہ خیبر تنگی سے پرے تلگراف کی لائن کاٹ دی گئی ہے۔ لدھا سے ہمارے توپخانہ نے محسود کی کمین پر گولہ باری برابر جاری رکھی۔ بعض گھر تباہ ہو گئے اور دشمنوں کو نقصان پہنچا۔ غنیم کے بے اثر چھوٹے چھوٹے حملے جاری ہیں۔

فائر بریگیڈ لاہور کے سپرنٹنڈنٹ کا استعفےٰ لاہور میونسپل ورکس سب کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ فائر بریگیڈ کا عملہ کھدر کی وردی پہنے سپرنٹنڈنٹ فائر بریگیڈ نے استعفےٰ پیش کر دیا جسے سب کمیٹی نے منظور کر لیا سپرنٹنڈنٹ مذکور نے جنرل کمیٹی کو اطلاع دی ہے کہ شہزادہ ویلز کے بائیکاٹ کا رزولیوشن منسوخ نہ ہونے کی صورت میں وہ ہرگز ملازمت کرنا پسند نہیں کرینگے۔

علیگڈھ کی پولیس کو انعامات علی گڈھ ۲۴ر اگست انسپکٹر جنرل پولیس نے آج صبح علی گڈھ کی پولیس کا معائنہ کیا اور فسادات کے متعلق ان کی بہادری کی تعریف کی اس کے بعد ان کانسٹبلوں کو انعامات تقسیم کئے۔ جنہوں نے تحصیل اور خزانہ کو بچایا پہلا انعام تین سو روپیہ کا تھا۔ دوسرا ڈیڑھ سو اور تیسرے دو انعامات دو دو سو روپیہ کے تھے۔

پنجاب میں شرح اموات ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۰ء تک مسلمانان پنجاب میں شرح اموات ۳۹ء۷ - ۴۲ء۴۰ - ۳۴ء۹ فی ہزار تھی اسکے مقابلہ میں ہندوؤں میں ۳۰ء۴۲ - ۳۳ء۴۲ - ۳۱ء۶ تھی۔

غیر ممالک کی خبریں

انگورا کی قومی مجلس توڑ دی گئی قسطنطنیہ ۲۱ر اگست انگورا کا پیغام ہے کہ کمال پاشا نے قومی مجلس کو توڑ دیا ہے اور اس امر کو فرض قرار دیا ہے کہ ہر گھر کپڑا مہیا کرے اور تاجر اپنے سٹاک خوراک و روغنیات کا چالیس فیصدی دیں۔

روس کی امداد کی شرائط برلن ۲۲ر اگست روس کو جو امداد دی جارہی ہے اس میں سے فوج اور حکام کو مدد نہ ملیگی۔ یہ وہ کمزور لوگوں اور بچوں کو دی جائیگی۔ سوویٹ بندرگاہ سے قحط زدہ علاقہ تک لیجانے کے لئے گاڑیاں وغیرہ دینگے۔ اگر سوویٹ نے شرائط امداد کے خلاف ورزی کی تو امداد بند کر دیجائیگی۔

ترک یونان کو تباہ کرتے جاتے ہیں ایتھنز ۱۹ر اگست ایک سرکاری اعلان ایشیائے کوچک میں یونانی فوج کی مزید پیش قدمی کی خبر دیتا ہے۔ اور مظہر ہے کہ غنیم کے سوار دستے مشرق کیجانب پسپا ہو رہے ہیں۔ غنیم اپنی پسپائی میں یونان کو تباہ کرتا جارہا ہے۔

ولیعہد ایران قسطنطنیہ جارہے ہیں ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مصر تار دیتا ہے۔ کہ ولیعہد ایران ایتھنز سے یہاں پہونچے ہیں اور قسطنطنیہ جارہے ہیں

لارڈ چانسلر کی آئرلینڈ کو دھمکی لنڈن ۲۰ر اگست دارالامراء میں لارڈ چانسلر نے مسئلہ آئرلینڈ پر مباحثہ کے دوران میں تقریر کرتے ہوئے کہا اگر گفت و شنید صلح کی موجودہ کوشش ناکام رہی تو ہمیں آئرلینڈ کے خلاف ایک ایسے عظیم الشان پیمانہ پر جنگی سرگرمیاں شروع کر دینی چاہئیں جیسی اسوقت تک کبھی نہیں ہوئی ہیں۔ اور ہم حتی الامکان اپنی کسی کارروائی کو عمل میں لانے سے احتراز نہ کرینگے

ہیضہ سے بچنے کیلئے شہر کو آگ لگا دی جائیگی سٹاک ہالم ۲۳ر اگست ایک اخبار کے نامہ نگار متعینہ ہیلسنگفارس کا بیان ہے کہ استراخان کے سوویٹ سفیر نے حکومت ماسکو کو اطلاع دی ہے کہ استراخان میں اسقدر غلاظت ہے کہ ہیضہ سے جنگ کرنا فضول ہے اسنے سفارش کی ہے کہ باشندوں کو سائبیریا میں منتقل کر کے

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلیشر ضیاء الاسلام مشین پریس میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)